

زندگی کی سات ترجیحات: ایک فکری اور عملی رہنما

1. سفر کا آغاز: بصیرت اور خود احتسابی

یہ کہانی اس وقت کی ہے جب مصنف اپنی عمر کی بیسویں دہائی میں تھے۔ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ریاست ٹیکساس کے شہر ڈلاس میں واقع اپنے گھر سے مشی گن کے علاقے شارلے ووئی میں ایک کلاسیکل گٹار ماسٹر کلاس میں شرکت کے لیے بس پر طویل سفر کر رہے تھے۔ دیہات کے کھلے علاقوں اور شاہراہوں کے گرد پھیلے ہوئے گیہوں کے کھیتوں کو بغور دیکھتے ہوئے، ان کے پاس گہری سوچ بچار کے لیے کافی وقت میسر تھا۔ اس خاموش سفر کے دوران، ان کے ذہن میں اپنی زندگی کے تمام اعمال اور سرگرمیوں کے حوالے سے چند بنیادی اور عمیق سوالات ابھرے۔

"کیا یہ سب سرگرمیوں کا محض ایک بے ترتیب سا مجموعہ تھا؟ یا ان سب کا مطلب کسی نہ کسی طرح ایک ساتھ مل کر کام کرنا تھا؟ کیا کچھ سرگرمیاں دیگر سرگرمیوں سے زیادہ اہم تھیں؟ کیا میں اپنا وقت ان چیزوں کو دے رہا تھا جو واقعی میں لمبے عرصے تک اہم ہوں گی، یا میں اپنی زندگی کو ضائع کر رہا تھا، اور ایسی چیزوں میں بہت زیادہ وقت اور توانائی صرف کر رہا تھا جن سے واقعی میں کبھی مجھے فائدہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی بھی حقیقی اور دیرپا قیمت کے مساوی نہیں ہوں گی؟"

مصنف کی بنیادی خواہش یہ تھی کہ ان کی زندگی بامعنی اور بااثر ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ زمین پر اپنے وقت کے اختتام پر پہنچ کر انہیں اس بات کا سخت افسوس یا ندامت نہ ہو کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ ضائع کر دیا یا اپنی مکمل صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا واحد موقع گنوا دیا۔ وہ ایک ایسا تاثر چھوڑنا چاہتے تھے جو نہ صرف ان کے لیے فائدہ مند ہو، بلکہ دیگر افراد کی زندگیوں اور تجربات کو بھی تقویت بخشنے۔

انہی عمیق اور خود احتسابی پر مبنی سوالات نے مصنف کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنی روزمرہ کی تمام سرگرمیوں کا جائزہ لیں، ان کا محاسبہ کریں اور انہیں ایک واضح اور منظم ڈھانچے میں تقسیم کریں۔

2. آگاہانہ زندگی اور ترجیحات کی ضرورت

اپنی زندگی کا تجزیہ کرنے کے پیچھے منطقی مقصد یہ تھا کہ وقت کے بہترین استعمال کو یقینی بنایا جائے۔ مصنف نے ایک باضابطہ طریقہ کار اپنایا: انہوں نے اپنی تمام تر سرگرمیوں کی ایک جامع فہرست تیار کی، ان کی زمرہ بندی کی، اور طویل مدتی اہمیت کی بنیاد پر ان کا موازنہ کیا۔ اس عمل کے نتیجے میں تمام سرگرمیاں صرف سات بنیادی زمروں میں محدود ہو گئیں، جن کی اہمیت دہائیوں گزرنے کے بعد بھی برقرار رہی۔

ترجیحات کے تعین اور آگاہانہ زندگی گزارنے کے تین بنیادی فوائد درج ذیل ہیں:

- **زیادہ قیمت والی سرگرمیوں کی نشاندہی:** یہ طریقہ کار ان اعمال کی شناخت کرنے میں مدد دیتا ہے جو زیادہ وقت، ترکیز اور توجہ کے مستحق ہیں، جبکہ غیر اہم اور وقت ضائع کرنے والی سرگرمیوں کو نظام الاوقات سے نکالنے میں آسانی فراہم کرتا ہے۔

- **کردار اور ذاتی جوابدہی کا فروغ:** انسان کے تمام انتخاب اس کے اپنے کردار اور شخصیت سے جنم لیتے ہیں۔ ترجیحات کا تعین فرد کو اپنے طرز عمل اور فیصلوں کی مکمل ذمہ داری قبول کرنے کے قابل بناتا ہے۔

- **دیرپا اور پائیدار ترجیحات کا حصول:** ان سات زمروں میں زندگی کو تقسیم کرنے سے ایک ایسا پائیدار فریم ورک حاصل ہوتا ہے جس کی اہمیت اور افادیت طویل مدتی (کئی دہائیوں) پر محیط ہوتی ہے۔

ان اصولوں کی روشنی میں ترجیحات طے کرنے کی ضرورت کو سمجھنے کے بعد، آئیے اب ان سات بنیادی ترجیحات کا ترتیب وار اور تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

3. زندگی کی سات ترجیحات کا تفصیلی جائزہ

3.1 ترجیح 1: خدا (God & Spirituality)

ترجیحات کے نظام میں خدا کو سب سے پہلا اور اعلیٰ ترین درجہ حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے، اسی نے زندگی کے تمام اصول تحریر کیے ہیں، اور یہ زمرہ ابدی، مافوق الفطرت اور روحانی دائرے سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا کو

سمجھنے اور اس سے تعلق قائم کرنے سے ہی زندگی کی حقیقی تفہیم، بصیرت اور درست زاویہ نظر حاصل ہوتا ہے۔ اس بنیادی حقیقت کی تائید مقدس صحیفوں سے بھی ہوتی ہے:

"میرے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا۔ — "خروج 20:3"

"رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنے پوری جان، اپنے پورے ذہن اور اپنے پوری طاقت سے پیار کرنا۔ یہ پہلا حکم ہے۔ — مرقس 12:30"

3.2 ترجیح 2: کردار (Character & Personal Accountability)

دوسرا درجہ انسان کے اپنے کردار، ذات کی دریافت اور طرز عمل کا ہے۔ بالآخر زندگی ہمارے اپنے انتخاب، خیالات، رویوں اور محرکات کا نتیجہ ہے، اور جب زندگی کا حساب دینے کا وقت آئے گا تو تمام تر ذمہ داری فرد پر خود عائد ہوگی۔ چونکہ انتخاب کردار سے جنم لیتے ہیں، اس لیے بہترین انسان بننا اور اپنے ذاتی کردار کی نشوونما کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس کا اثر زندگی کے دیگر تمام شعبوں پر پڑتا ہے۔ جیسا کہ یسوع نے فرمایا:

"پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکالو، اور تب ہی تمہیں بھائی کا تنکا صاف نظر آئے گا اور تم اسے اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکو گے۔ — "متی 7:5"

3.3 ترجیح 3: اہل خانہ (Family & Direct Responsibilities)

ذات کے بعد انسان کا تعلق دوسرے لوگوں سے قائم ہوتا ہے۔ صحیفے میں عمومی طور پر انسانوں سے محبت کا عالمی اصول بیان کیا گیا ہے: "اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تم اپنے آپ سے رکھتے ہو" (متی 22:39)، لیکن اس وسیع دائرے کے اندر اہل خانہ اور رشتہ داروں کو اولین اور مقدم ترجیح حاصل ہے۔ پیدائش یا شادی کے رشتے کے باعث انسان پر اپنے اہل خانہ کی براہ راست ذمہ داری اور مضبوط ترین عزم عائد ہوتا ہے۔ یسوع نے خود اس کی عملی مثال قائم کی جب انہوں نے صلیب پر اپنے آخری لمحے میں بھی اپنی والدہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری جان کے سپرد کی (یوحنا 19:26-27 دیکھئے)۔ صحیفے میں اس ترجیح کی تائید یوں ملتی ہے:

"لیکن اگر کوئی شخص اپنے رشتہ داروں اور خصوصاً اپنے گھر کے ممبران کی خبرگیری نہیں کرتا ہے، تو اس نے ایمان سے انکار کیا اور وہ اس شخص سے بھی بدتر ہے جو ایمان نہیں لایا۔ 1 — "تیمتھیس 5:8"

3.4 ترجیح 4: دوست، واقف کار اور باختیار شخصیات (Broader Social Circle)

چوتھی ترجیح خاندان سے باہر کے تمام تر تعاملات اور تعلقات پر محیط ہے۔ اس میں دوست، باختیار شخصیات (مثلاً آجر، روحانی پیشوا، سرکاری عہدے دار)، واقف کار اور اتفاقی طور پر ملنے والے اجنبی افراد شامل ہیں۔ اگر ہر تعامل کو ایک مثبت پیشرفت اور موقع کے طور پر دیکھا جائے، تو ان تمام تعلقات کی مکمل صلاحیتوں کا ادراک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

3.5 ترجیح 5: صحت (Physical Health)

پانچویں ترجیح جسمانی صحت ہے، جس میں متوازن غذا، باقاعدہ ورزش اور ذہنی و نفسیاتی تناؤ کا انتظام شامل ہے۔ صحت کا درجہ کام سے پہلے آتا ہے، کیونکہ ایک طرف صحت خراب ہونے کی صورت میں کام کی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے نبھانا ممکن نہیں رہتا، تو دوسری طرف جسمانی و ذہنی تندرستی اس لیے بھی لازمی ہے تاکہ انسان ان تمام نعمتوں اور تجربات سے مکمل طور پر لطف اندوز ہو سکے جو زندگی اسے عطا کرتی ہے۔

3.6 ترجیح 6: کام، مقصد اور مقدر (Work, Purpose & Destiny)

چھٹا درجہ کام، مشغلوں، اسباب، اور تخلیقی و فنکارانہ کاوشوں کا ہے۔ یہ وہ تمام سرگرمیاں ہیں جو انسان کو زندگی کا مقصد فراہم کرتی ہیں، اس کے مقدر کی تعیین کرتی ہیں اور فرد کو ہر صبح بیدار ہونے کی وجہ اور تحریک دیتی ہیں۔

3.7 ترجیح 7: مالیات اور جائیداد (Finances & Property)

ساتویں اور آخری ترجیح میں روپے پیسے، مکانات، گاڑیاں اور دیگر مادی املاک شامل ہیں۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ انہیں زندگی کا حتمی ہدف بنا کر ان کے لیے جدوجہد کی جائے اور نہ ہی یہ بذاتِ خود زندگی کو کوئی معنی فراہم کرتی ہیں۔ ان کا بنیادی کردار محض معاون وسائل کا ہے تاکہ دانشمندی سے ان کا استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ تر ترجیحات اور مقصدِ حیات کو پورا کیا جاسکے۔

ان ساتوں ترجیحات کی منطقی اور فکری ترتیب کو آسانی سے سمجھنے کے لیے ذیل میں ایک جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

4. ترجیحات کا تدریسی فریم ورک

مندرجہ ذیل جدول زندگی کی ساتوں ترجیحات، ان کے دائرہ کار اور بنیادی حکمت کا ایک مجتمع جائزہ فراہم کرتا ہے:

بنیادی کردار اور حکمت	دائرہ کار اور تعریف	ترجیحی درجہ
تمام اصولوں اور تخلیق کا منبع؛ اسے سمجھنے سے زندگی کی درست تفہیم حاصل ہوتی ہے۔	روحانیت، ابدیت، مافوق الفطرت دائرہ اور خدا سے تعلق۔	1. خدا
فصلے کردار سے جنم لیتے ہیں؛ یہ زندگی کے دیگر تمام شعبوں کو متاثر کرتا ہے۔	ذاتی شناخت، صلاحیتیں، خیالات، رویے اور انتخابات کی جوابدہی۔	2. کردار
پیدائش و شادی کے ذریعے عائد کردہ براہ راست، مضبوط اور مقدم ترین ذمہ داری۔	ازدواجی زندگی، والدین کے امور اور خون و شادی کے رشتے۔	3. اہل خانہ
خاندان سے باہر کے تمام تعاملات؛ ہر ملاقات مثبت پیشرفت اور صلاحیت کا موقع ہے۔	دوست، آجر، روحانی پیشوا، حکام، واقف کار اور اجنبی۔	4. دوست، واقف کار اور بااختیار شخصیات
کام کو مؤثر انداز میں کرنے اور زندگی کی تمام نعمتوں سے مکمل لطف اندوز ہونے کی بنیاد۔	جسمانی صحت، غذا، ورزش اور تناؤ و دباؤ کا انتظام۔	5. صحت
زندگی کو مقصدیت دینا، مقدر سنوارنا اور ہر صبح بیدار ہونے کی تحریک فراہم کرنا۔	پیشہ ورانہ کام، مشغلے، اسباب، اور تخلیقی و فنکارانہ کاوشیں۔	6. کام، مقصد اور مقدر
بذاتِ خود ہدف نہیں، بلکہ اعلیٰ تر ترجیحات کی تکمیل کے لیے معاون وسائل کا ذریعہ۔	روپیہ پیسہ، مکان، گاڑیاں اور دیگر مادی املاک۔	7. مالیات اور جائیداد

اس فریم ورک کو سمجھنے کے بعد، اب وقت ہے کہ آپ اس کا اطلاق اپنی ذاتی زندگی اور سفر پر کریں۔

5. دعوتِ فکر: آپ کا ذاتی سفر اور فیصلہ

یہ سات ترجیحات محض ایک نظریاتی فریم ورک نہیں ہیں، بلکہ یہ انسان کی ذاتی ذمہ داری کے سات بنیادی زمرے ہیں۔ زندگی کی تمام تر سرگرمیاں اور الجھنیں بالآخر انہی دائروں کے اندر سمو جاتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنی زندگی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

اپنی زندگی کے سفر کو زیادہ یا مقصد بنانے کے لیے خود سے درج ذیل سوالات کیجیے:

1. کیا آپ نے کبھی ٹھہر کر، زندگی کی مصروفیات کو روک کر، اپنی مختلف سرگرمیوں کی حقیقی قدر و قیمت پر غور کیا ہے؟
2. کیا آپ اپنے سفر کے لیے بہترین اور درست ترین راستہ اختیار کر رہے ہیں؟
3. کیا آپ کو اپنے نظام الاوقات، توجہ اور ترجیحات میں کچھ ترمیم یا تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے؟

"گزرنے والا ہر منٹ اس سے زیادہ قیمتی ہے جتنا ہم جانتے ہیں! اس لیے، میرے دوست! سمجھداری سے سرمایہ کاری کیجئے۔"